موت اور قبر کی
تیاری

11-May-2017

شب براءت (1438) کو اجتماع ذکر و نعت میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو   کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 . . . جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی بڑی عظیم رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، کیونکہ اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے کیونکہ حدیثِ پاک کے مطابق اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندوں کو اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دُعائیں مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے کیونکہ اس رات رِزْق میں برکت کی دُعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور لوگوں کے سال بھر کے رِزْق کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چُھٹکارا پانے کی رات ہے کیونکہ اس رات بنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرتِ سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا لکھا جائے گا؟۔

زِندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی تو اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی

ہے، ہر جاندار کو **موت** کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ **موت** کا وَقْت یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب **موت** سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈَھلان گویا کہ موت کا پیغام دیتی ہے۔ آج اپنے **اعمال کا جائزہ** لینے کی رات ہے، اپنے گریبان میں جھانک کر، مکمل یکسوئی و توجہ کے ساتھ اپنے اعمال پر غور کرنا ہو گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ملنے والی انمول نعمت **"زندگی"** کے قیمتی ایّام کو کیا میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح وشام گُناہوں کا ہی سلسلہ جاری ہے، اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ کیا رمضان المبارک کے عِلاوہ بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت وزِیارت کی سعادت ملتی ہے یا نہیں؟ اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ میرے نیک اعمال میں اِضافہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟

قُربان جائیے! ہمارے اَسلاف کی مدنی سوچ پر کہ ہر دم نیکیاں کرنے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے تھر تھر کانپتے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہتے، گویا کہ ہر شب کو شبِ قدر کی طرح سمجھتے یعنی رات بھر عِبادت میں گزار کر اُس رات کی قدر کرتے، اِسی طرح ہر شب کو **شبِ** براءت کی طرح سمجھتے۔ آیئے! موت کو ہر دَم یاد رکھتے ہوئے قبر وآخرت کی تیاری کرنے والے نیک بندوں میں سے ایک عظیم ہستی، خلیفۂ عادل، امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا **موت** کو اکثر یاد کرنے اور قبر کی تیاری کا انداز سُنتے ہیں، **اے کاش!** ان کے صدقے ہمیں بھی موت اور قبر کی تیاری کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے۔

قبر کی دہلا دینے والی پُکار

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر غور وفکر میں ڈُوب گئے۔ کسی نے عرض کی: یا امیر المومنین! آپ یہاں

تنہا کیسے تشریف فرما ہیں ؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قَبْر نے مجھے پُکار کر بُلایا اور بولی، اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں ؟ میں نے اُس قبر سے کہا، مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی، جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا کفن پھاڑ کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اس کا گوشت کھا جاتی ہوں، کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں ؟ میں نے کہا، یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی، ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہچکیاں لے کر رونے لگے۔ جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے مَدَنی پھول لُٹانے لگے: اے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں ہمیں بَہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحِب اقتدار ہے وہ (آخِرت میں) انتہائی ذلیل و خوار ہو گا۔ جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہو گا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے ؟ کہاں گئے بَیْتُ اللہ کا حج کرنے والے ؟ کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے ؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کر دیا؟ ان کی ہڈِّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو (بے عمل) دنیا میں آرام دِہ نرْم نرْم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی اولاد گلیوں میں دربدر ہے، کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر کے پھر سے گھر بسا لئے، ان کے رشتہ داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کر لیا اور میراث آپس میں بانٹ لی۔ وَاللہ! ان میں بعض خوش نصیب بھی ہیں جو کہ قبروں میں مزے لُوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قبر میں گرفتار ہیں۔

www.dawateislami.net

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقْت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش مجھے عِلْم ہوتا کہ کون سا گال (قبر میں) پہلے سڑے گا، پھر حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے مرے بھائیو سب سُنو دھر کے کاں عیش و عشرت کی اُڑ جائیں گی دھجّیاں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سُنو! نوجوانو سُنو اے ضَعیفو سُنو! پہلوانو سُنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو جلد توبہ کرو میری مانو سُنو!
بھائیو! سب گناھوں سے منہ موڑ دو ناتا تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو
ایک دن موت آکر رہے گی ضَرور اس کو تم مجرِمو! کچھ سمجھنا نہ دور
چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سُدھر ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ رِقّت انگیز حِکایت عقلمندوں کیلئے زبردست سامانِ عبرت ہے، مگر افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی متوالی اور فکرِ

www.dawateislami.net

آخِرت سے خالی ہے، بد قسمتی سے ہم فانی دنیا کی لذّتوں میں مصروف اور موت سے بے خوف ہو کر سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدَر مگن ہو گئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صَرف اور صِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں خرچ ہو رہی ہیں، آخرت کی بہتر بنانے کی فکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں، جو دولت و حکومت، منصب و عزّت، اَہل و عِیال کی عارِضی محبت، دوستوں کی وقتی صحبت اور نوکروں کی خوشامدانہ خدمت کے دھوکے میں قَبْر کی تنہائی کو بھُولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں عرصہ ٔ دراز تک رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے خُوشیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے محلّات سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قبروں میں منتقل کر دیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر کا مُعاملہ انتہائی تشویش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا؟ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا میں رہ کر **قبر و آخرت** کی تیاری میں مشغول ہو جائے کیونکہ دنیا ہی آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے۔ جیسا کہ

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے

اَمیرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سب سے آخِری خُطبہ جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو، اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۸۳، حدیث: ۱۴۶)

غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے سانپ بچھّو جو دیکھو گے چِلّاؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے
قَبر میں شکل تیری بگڑ جائیگی پیپ میں لاش تیری لِتھڑ جائیگی
بال جھڑ جائیں گے کھال اُدھڑ جائیگی کیڑے پڑ جائیں گے نَعش سڑ جائے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنَّم! اِس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

کی اِطاعت گزاری کرتے ہوئے یا نافرمانی کر کے؟افسوس ہے اُس پر،جو دنیا کے فنا ہونے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے غافِل ہو جائے۔ واقعی جو دُنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قبْر و حَشْر کو بھول جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے ہمیں خبر دار کرتے ہوئے ہمارا پروردگار عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُورۂ فاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہر گز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہر گز تمہیں اللہ کے حِلْم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔ (پ ۲۲، اَلْفَاطِر:۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو شخص موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے صحیح معنوں میں باخَبَر ہے، وہ دنیا کی رنگینیوں اوراس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر ایمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جا سکتی ہے اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **گناہوں کی کثرت و نحوست** کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہیں، وہ شخص انتہائی بد بخت ہے جس کا خاتمہ کفر پر ہوا، ایسا بد نصیب ہمیشہ ہمیشہ قبر و آخرت کے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے اور اس پر لعنت و پھٹکار برستی رہتی ہے جیسا کہ پارہ 2 سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 161 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ⑯①

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے، ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَ لَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ (پ ۲، اَلْبَقَرۃ: ۱۶۱، ۱۶۲)

آدمیوں سب کی، ہمیشہ رہیں گے اس میں، نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔

یاد رکھئے! گناہوں کی وجہ سے بھی ایمان چھن جانے کا اندیشہ ہے چنانچہ

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔ (۱) نماز میں سُستی (۲) شراب نوشی (۳) والدین کی نافرمانی (۴) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شَرۡحُ الصُّدُوۡر، ص ۲۷)

مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ جو نماز نہیں پڑھتے یا قضا کر کے پڑھتے ہیں، فجر کیلئے نہیں اُٹھتے یا کسی شرعی مجبوری کے بغیر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نماز پڑھ لیتے ہیں، اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کہیں نماز میں سُستی بُرے خاتمے کا سبب نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچی توبہ کرلے۔

توبہ کے 3 ارکان ہیں

حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: توبہ کی اصل الله عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا ہے، اس کے 3 رکن ہیں، ایک اعتِرافِ جرم دوسرے نَدامت، تیسرے اِس گناہ کو ترک کر دینے کا پکّا ارادہ۔ اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اِس کی تَلافی بھی لازِم ہے مثلاً بے نَمازی کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ: تحت الآیہ ۳۷، بتغیر قلیل) اور اگر حُقُوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) تَلَف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تَلافی ضَروری ہے، مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کر دے۔ اس قسم کے مُعاملات میں صِرف مُسکرا کر SORRY کہہ دینا سَراسر بے فائدہ ہے۔

www.dawateislami.net

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ میں توبہ پر نہیں رہ پارہا ثابت قدم مولیٰ
کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عَرب و عجم مولیٰ!
اندھیری قبر کا احساس ہے پھر بھی نہیں جاتیں گناہوں کی خدایا عادتیں، فرما کرم مولیٰ
گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص97)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3 عُیُوب کی نُحُوست

مِنْھاجُ الْعابِدِیْن میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بِنْ عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کے نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: ”سورۂ یٰس پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہر گز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا، میں اِس سے بَیزار ہوں۔ بس اِنہی الفاظ پر اس کی موت واقع ہو گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بِنْ عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس (40) روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس (40) دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے اُس سے پوچھا: کس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفَت سَلب فرمالی؟ حالانکہ میرے شاگردوں میں تیرا مقام بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: 3 عُیُوب کے سبب سے: (۱) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ (۲) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفاپانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین، ص ۱۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! چُغلی، حسد اور شراب نوشی کے سبب ولیِ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ سمجھ لیجئے۔ چُنانچِہ

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرتے وَقت مَعَاذَ اللّٰہ اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۰۹)

فی زمانہ اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو اس بات کا اندازہ ہو گا کہ لوگوں کی اکثریت گناہوں کے سیلاب میں ڈُوبی جارہی ہے۔ آہ! گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، نافرمانی کی مصیبت جان نہیں چھوڑتی، افسوس! گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنا دیا ہے کہ گُناہ کرنے سے دل قَطعاً نہیں لرزتا، یقیناً ہمارے نازُک جسم قبر و آخرت کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر اسی طرح غفلت و گُناہوں بھری زندگی گزارتے رہے اور اسی حالتِ بد میں موت کا پیغام آپہنچا تو بہت ذِلّت و رُسوائی اور دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جھٹ پٹ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے اور رو رو کر خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگ لیجئے۔ مومنوں پر رحم و کرم فرمانے والے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں کو اپنا کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے، ورنہ ذِلّت و خواری مقدر بن سکتی ہے۔

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تُو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

اَمیرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جِنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقوِیَّت بخشی؟ بیشک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الأمل، ۷/۳۶۴، حدیث: ۱۰۵۹۵ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں دنیا کی ناپائیداریوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقعی عَقْل مند وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا انتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصداً قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دور میں قبر و آخرت کی فکر کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے نیز فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس مدنی ماحول سے وابستگی قبر و حشر کی تیاری کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مرنے سے پہلے موت اور قبر و حشر کی تیاری میں مصروف ہو جائیں، موت اور قبر و حشر کے معاملات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 586 صفحات پر مشتمل کتاب **"شرحُ الصُّدور"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتاب "شرحُ الصُّدور" کا تعارف

یہ کتاب دراصل مشہور محدث اور شافعی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عربی تصنیف **"شرحُ الصُّدور بِشَرحِ حَالِ المَوْتٰی وَالْقُبُوْر"** کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں موت، برزخ، قبر و حشر اور مُردوں کے احوال سے متعلق اہم ترین معلومات کا انمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ دُنیا چند روزہ ہے، اسکی راحت و مُصیبت سب فنا ہونے والی ہے، یہاں کی دوستی اور دشمنی سب ختم ہونے والی ہے، دُنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی ہمارے کام آنے والا نہیں، مرنے کے بعد اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و رحمت

www.dawateislami.net

اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے صدقے میں ہماری بخشش فرمادے تو ہمارا بیڑا پار، ورنہ قبر و حشر کا معاملہ انتہائی سخت ہے، لہٰذا ہمیں ہر گز ہر گز گناہوں کی طرف رغبت اور نیک اعمال سے غفلت نہیں کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد نیک اعمال ہی ہماری نجات کا ذریعہ بنیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ (پ ۳۰، التکاثر: ۱، ۲)

حضرتِ صدرا لاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دل میں رہی۔ حدیث شریف میں ہے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مُردے کے ساتھ تین(3) ہوتے ہیں، دو(2) لوٹ آتے ہیں، ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب، ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے، باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، التکاثر، تحت الآیہ ۱، ۲، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کے سوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری نجات اسی صورت میں ہے کہ ہم دنیا میں رہتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائیں، یاد رکھیں! جس خوش نصیب نے اپنی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کی بجا آوری میں بسر کی ہو جب منکر نکیر قبر میں اُس سے سُوالات کریں گے مَنْ رَّبُّكَ؟ یعنی تیرا ربّ کون ہے؟ تو اسے جواب میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ وہ کہے گا، رَبِّیَ اللّٰہ میرا ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔ سُوال ہو گا مَا دِیْنُكَ؟ تیرا دِین کیا ہے؟ وہ کہے گا، دِیْنِیَ

اَلْاِسْلَامِ میرا دِین اسلام ہے۔ پھر حُسنِ اخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکْبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ انور دکھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُل؟ اِس ہستی کے بارے میں تُو کیا کہا کرتا تھا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور دیکھ کر دل خوشی سے جُھوم جائے گا اور بے ساختہ پکار اُٹھے گا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہ! یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں، یہی تو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جن کے ذِکرِ خیر پر میں جھوم جاتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ ان کا ذِکر تو میرے دل کا سُرور اور میری آنکھوں کا نور تھا اور جب اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنتا تو عقیدت سے انگوٹھے چومتا اور دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یہی تو میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ جنکی یاد میرے لئے سرمایۂ حیات تھی۔

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں ‏ یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کیلئے
مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم ‏ میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

پھر جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا جلوۂ نور بار دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ عاشقِ صادق آپ کے قدموں سے ایسے لپٹ جائے گویا عرض گزار ہو۔

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی ‏ کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو، ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ‏ ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

یقیناً ایسے میں ایک عاشقِ رسول کی یہی تمنا و خواہش ہو گی کہ اے کاش! تاقیامت میری قبر میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین جلووں سے منوّر رہے۔

خیر آخِری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنّم کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً ہی بند ہو جائے گی اور جنّت کی کھڑکی کُھل جائے گی پھر اس سے کہا جائیگا، اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی ہوتی۔ اب (تیرے لئے) جنّتی کفن ہو گا، جنّتی بچھونا ہو گا، قبر تاحدِّ نظر وَسیع ہو گی اور مزے ہی مزے ہوں گے۔

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یاربّ!
قبر محبوب کے جلووں سے بسادے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ انعام واکرام تو اس خوش نصیب کے لئے ہوں گے، جس نے موت اور قبر کی تیاری کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری ہوگی۔ جس نے اپنی جوانی کو گناہوں کے سیلاب میں بہانے کے بجائے یادِ اِلٰہی اور یادِ مصطفٰے میں گزارا ہوگا، جس نے اپنی زندگی کے ایّام کو انمول ہیرے سمجھتے ہوئے ان کی قدر و منزلت کی ہوگی، جس کے قدم گناہوں کے بجائے ہمیشہ نیکی کے کاموں کی طرف اُٹھے ہوں گے، جس کے ہاتھ کسی کو تکلیف دینے کے لیے نہیں بلکہ کسی بے سہارا کی مدد کے لیے آگے بڑھے ہوں گے۔ **اے کاش!** ہمیں **موت اور اندھیری قبر** کی تیاری کا جیتے جی اِحساس نصیب ہو جائے، مگر آہ! گناہوں کی نحوست کے سبب نیکی کی دعوت ہمارے دِل پر اثر نہیں کرتی، ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ **ملک الموت** عَلَیْہِ السَّلَام کی ہمارے پاس بھی تشریف آوری ہونی ہے، ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ جس طرح آج کسی کی موت کا اعلان ہو رہا ہے، عنقریب میرا اعلان بھی ہونے والا ہے، اگر آج مجھے صاحب کہا جا رہا ہے تو کل مجھے بھی **"مرحوم"** کہہ کر یاد کیا جائے گا اور وہ بھی رسمی طور پر چند دن یاد رکھا جائے گا، جی ہاں! ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ میّت کے اہل و عِیال کو قبرستان میں اپنے عزیز کی قبر ہی بھول جاتی ہے، وہ نشانی ڈُھونڈتا ہے، کبھی کسی سے پوچھتا ہے کبھی کسی سے کہ فُلاں کی یہاں قبر تھی، وہ نظر نہیں آرہی، حالانکہ قبر اُسی قبرستان میں موجود ہوتی ہے۔ **اے کاش!** آئے دن مساجد سے موت کے اعلانات سے ہم **عِبرت کے مدنی پھول** حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم مساجد سے موت کے اعلانات سُنتے ہیں، اِسی طرح ملک الموت (علیہ السلام) بھی اعلان فرماتے ہیں: چنانچہ

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملک الموت (علیہ السلام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ''**اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر رشک ہے؟**'' تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتے۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتے۔'' پھر اہلِ قبر اپنے گزشتہ زمانے پر نادِم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔'' (حکایتیں اور نصیحتیں، ص62)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہمارا شُمار زِندوں میں ہوتا ہے، ہم ابھی بھی گناہوں سے پکّی سچّی توبہ کرکے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

اگر ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے اور گناہوں کے سبب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہوگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات کیونکر دے پائیں گے؟

یاد رکھئے! تین (3) سوالات اُس بدنصیب شخص سے بھی کیے جائیں گے کہ جس نے اپنی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی۔ فرشتے نہایت سخت لہجے میں اس سے سوال کریں گے، مَنْ رَّبُّکَ تیرا ربّ کون ہے؟ آہ! ساری زندگی تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا نہ تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا ہوگا اور جو بدنصیب گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد کر بیٹھا، اُس کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے گا۔ ھَیْہَاتَ

هَیْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ پھر پوچھا جائیگا، مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟ جس بد نصیب نے صرف اور صرف دنیا ہی بسائی تھی، دنیا ہی کے امتحان میں پاس ہونے کی فکر اپنائی تھی۔ قبر کے امتحان کی تیّاری کی طرف کبھی ذِہن ہی نہ گیا تھا، بس صرف دنیا کی رنگینیوں ہی میں کھویا ہوا تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہی اور زبان سے نکل رہا ہو گا، هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ پھر اسے بھی وہی حسین و جمیل نُور برساتا جلوہ دِکھایا جائے گا اور سُوال ہو گا، مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اِن کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ اس وقت پہچان کیسے ہو گی! داڑھی سے تو اُنسِیَّت تھی ہی نہیں، غیروں کا طریقہ ہی عزیز تھا، زندگی بھر داڑھی مُنڈانے کا معمول رہا تھا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیَّت ہے اور کبھی زندگی میں عِمامے کا سوچا بھی نہیں تھا، یہ تشریف لانے والے بزرگ تو سر پر عمامہ شریف سجائے ہوئے خمدار مُعَنْبَری زلفوں والے ہیں۔ مجھے تو فنکاروں اور گُلوکاروں کی پہچان تھی، نجانے یہ کون صاحِب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہُوا، اس کے منہ سے نکلے گا، هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ اتنے میں جنّت کی کھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی پھر جہنّم کی کھِڑکی کُھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرُست جواب دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھِڑکی تھی۔ یہ سُن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہو گی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائے گا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھا دیا جائیگا، سانپ اور بچھّو لپٹ جائیں گے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه　　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں کیسے میں پھر قبر میں بچھّو کے ڈنک آہ سَہوں گا یاربّ!
گُھپ اندھیرے کا بھی وَحشت کا بسیرا ہو گا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یاربّ!
قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قبر وحشر کا معاملہ نہایت سنگین ہے، اس امتحان میں وہی کامیاب ہوگا، جس نے دنیا میں اس کی تیاری کی ہوگی۔ غور کریں کہ جب ہمارے اسکول یا کالج کے امتحانات قریب آتے ہیں تو ہم اس کی تیاریوں میں بہت زیادہ مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ذہنوں پر رات دن بس ایک یہی دُھن سوار ہوتی ہے کہ امتحان سر پر ہے، امتحان سر پر ہے۔ امتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، پاس ہونے کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں اَوْراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں تقریباً ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح میں امتحان میں اچھّے نمبروں سے پاس ہو جاؤں۔

یاد رکھئے! ایک امتحان وہ بھی بہت جلد آنے والا ہے جو قبر میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! قبر کے امتحان کی تیّاری ہمیں نصیب ہو جاتی۔ آج اگر اِمکانی سُوالات یعنی (Importants) مل جائیں تو طالبِ علم اُس پر ساری ساری رات سر کھپاتے ہیں، اگر نیند کُشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم صرف اِمکانی سُوالات پر بہُت زِیادہ محنت کرتے ہیں، اے کاش صد کروڑ کاش! ہمیں اس بات کا احساس بھی ہو جاتا کہ قبر کے سُوالات امکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں، جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیشگی (Advance) ہی بتا دیئے ہیں۔ مگر افسوس! قبر کے سُوالات و جوابات کی طرف ہماری کوئی توجُّہ ہی نہیں۔ آج ہم دنیا میں آکر دنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہو گئے کہ ہمیں اس بات کا بالکل احساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑے گا۔ خدارا ہوش کیجئے اور **قبر کے امتحان** کی تیاری میں مشغول ہو جائیے۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

جہاں کے شَغل میں شاغِل خدا کی یاد سے غافِل کرے دعویٰ کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے
نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی تُو کیوں پھرتا ہے سَو دائی عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زورِ نَمرودی ! کہاں ہے تختِ فِرعونی ! گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُونے جانا ہے
غلامؔ اِک دم نہ کر غفلت حَیاتی پر نہ ہو غُرّہ خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سبھی جانتے ہیں کہ دنیا کے اِمتحان میں نقل کرنا جُرم ہے، مگر **قبر و آخِرت** کا امتحان بھی کیا خوب ہے کہ اس میں نقل کرنا ضَروری ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ایسا پاکیزہ نمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مسلمان اُس کی جتنی زیادہ سے زیادہ نقل کرے گا اُتنا ہی وہ کامیابی کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا چلا جائے گا۔ چُنانچِہ خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ اُس مقدّس نمونے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱،الاحزاب: ۲۱)

صدر الْاَفاضِل حضرت مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان کا اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر "**صِرَاطُ الْجِنَان**" جلد7، ص 586 پر ہے: معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر کامیاب زِندگی وہی ہے جو تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا

جینا مرنا، سونا جاگنا حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو ہمارے سب کام عبادت بن جائیں گے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کامل طریقے سے پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں تری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے
تِری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر چلے تُو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مبارک آنسوؤں سے مٹی گیلی ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب قبر کے معاملے میں ہم اپنے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خوفِ خدا کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَبْر کے کَنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: اے میرے بھائیو! اِس کے لئے تیّاری کرو۔ (اِبن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۶، حدیث: ۴۱۹۵)

قبر میں مجھ کو تنہا لِٹا کر چلدیئے ہائے سارے برادر
دل اندھیرے میں گھبرا رہا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین تقویٰ و پرہیز گاری کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونے کے باوجود بھی قبر و آخِرت کے مُعاملے میں لرزاں و ترساں رہا کرتے اور عذابِ قبر کے خوف سے ان کی آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ

آخِرت کی پہلی منزل

اَمِیْرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے کہ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارَک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی، جنّت و دوزخ کا تذکِرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بہت روتے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے، نبیِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے کہ قَبْر، آخِرت کی سب سے پہلی منزِل ہے، اگر صاحِبِ قَبْر نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سخت ہے۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر القبر والبلی، ۴/۵۰۰، حدیث: ۴۲۶۷)

خوفِ عثمانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قبر و آخرت کی کیسی فکر تھی حالانکہ آپ کو دُنیا ہی میں قَطعی جنّتی ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فِرِشتے حیا کرتے تھے۔ اس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا علم نہیں، اس کے باوُجود گناہوں کے دَلدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جا رہے ہیں اور قَبْر کی دردناک پکار سے بالکل غافِل ہیں، یاد رکھئے! قبر ہم میں سے ہر ایک کو روزانہ پکارتی اور اپنی ہولناکی سے خبردار کرتی ہے، جیسا کہ

قَبر کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: قَبْر روزانہ 5 مرتبہ یہ نِدا کرتی ہے، (1) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانہ ہے۔ (2) اے آدَمی! تُو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے، عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔ (3) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے، جلد ہی میرے اندر آکر روئے گا۔ (4) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے، عنقریب مجھ میں غمگین ہو گا۔ (5) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے، عنقریب میرے پیٹ میں مُبتَلائے عذاب ہو گا۔ (الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیه، ص ۲۸۳)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب میِّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدَمی تیرا ناس ہو! تُو نے کس لئے مجھے بُھلا رکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اَکڑا پھرتا تھا؟ ہاں اگر وہ مُردہ نیک ہو تو ایک غیبی آواز قَبْر سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ نیکی کا حُکْم دیتا اور بُرائی سے مَنْع کرتا رہا ہو تو پھر تیرا سُلوک کیا ہو گا؟ قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے گلزار بن جاتی ہوں۔ چُنانچِہ پھر اُس شخص کا بدن نُور میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی رُوح ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث ابی الحجاج الثمالی، ۶۷/۶، حدیث: ۶۸۳۵)

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر اے شمعِ جمالِ مصطفائی
چمکا دے نصیبِ بد نصیباں اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
مجھ کو شبِ غم ڈرا رہی ہے اے شمعِ جمالِ مصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ آخرت کا جذبہ پانے کے لیے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی **تعلیمات** کی بَرَکت سے عقائدِ صادقہ کی پختگی، نورِ علم سے سیر ابی اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ **موت و قبر و حشر** کی تیاری اور نیک اعمال کی بجا آوری کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں اور دِین کی ترقی و عروج کیلئے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "**12 مدنی کاموں**" کے بارے میں بارہا سُنا ہو گا، ہو سکتا ہے ذہن میں سُوال پیدا ہوا ہو کہ یہ **12 مدنی کام** ہیں کیا؟ 12 مدنی کاموں میں شمولیت کی اِتنی کیوں ترغیب دِلائی جاتی ہے؟

حقیقت میں 12 مدنی کام **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے والے مدنی کام ہیں، 12 مدنی کام جنّت کا حقدار بننے میں بہت معاون و مددگار ہیں، "**12 مدنی کام**" اپنے ذاتی کِردار کو نکھارنے کے بہترین مدنی نُسخے ہیں، "**12 مدنی کام**" نمازِ باجماعت کا پابند بنانے والے ہیں، "**12 مدنی کام**" تِلاوتِ قرآن کرنے / سُننے کی سعادتِ عظمیٰ عطا فرمانے والے ہیں، "**12 مدنی کام**" مساجد کی کم ہونے والی رونق کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں، "**12 مدنی کام**" تعلیمِ قرآن کی دولت سے مالامال کرنے والے ہیں، "**12 مدنی کام**" صرف دُنیوی کام کاج میں مصروف ہو کر زِندگی کے قیمتی ایّام کو فضول گزارنے والوں کے لیے **بیداری کا پیغام** دینے والے ہیں، "**12 مدنی کام**" گناہوں کی دلدل میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہونے والوں کے لیے، رحمتِ اِلٰہی کی طرف متوجہ کرنے والے ہیں، "**12 مدنی**

کام"مساجد کی آبادکاری کا ذریعہ ہیں،"**12 مدنی کام**"شریعت کے مطابق زِندگی گزارنے کے بہترین مُعاون ہیں، "**12 مدنی کام**"نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا لازوال خزانہ جمع کرنے کا ایک طریقہ ہیں،"**12 مدنی کام**"بہت ساری پریشانیوں، غموں کو راحت و آرام میں بدلنے کا سبب ہیں،"**12 مدنی کام**"مسجد بھرو تحریک، دعوتِ اسلامی کی دُنیا بھر میں تشہیر کرنے کا ذریعہ ہیں،"**12 مدنی کام**"دُنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی پانے کا ایک راستہ ہیں،"**12 مدنی کام**"اندھیرے راستے میں چمکتے دَمکتے چراغ کی مانند ہماری منزل قبر کی تیاری کے لیے رہنمائی کرنے والے ہیں،"**12 مدنی کام**" جاہل کو دولتِ علم سے مالا کرنے والے ہیں۔اِن "**12 مدنی کاموں**"میں سے " **5 مدنی کام**" روزانہ کے ہیں،" **5 مدنی کام**" ہفتہ وار اور **2 مدنی کام** ماہانہ ہیں۔

اُمید ہے کہ شاید "**12 مدنی کاموں**" کے اِتنے سارے فضائل سُن کر یہ ذہن بنا ہو کہ اب تو میں بھی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر "**12 مدنی کاموں**" میں عملی طور پر شامل ہوا کروں گا۔جی آیئے! مرحبا صد مرحبا! مِل جُل کر "**12 مدنی کاموں**" کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کو پانے کے لئے ابھی سے کمر بستہ ہو جایئے۔

آیئے! ہاتھوں ہاتھ اپنے اِس عزمِ مُصَمّم کا اِظہار کرتے ہیں، آیئے! مل کر نعرہ لگاتے ہیں۔

صبح و شام ☆12 مدنی کام -- صبح و شام ☆12 مدنی کام -- صبح و شام ☆12 مدنی کام

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرنا اور مدنی ماہ کے اِختتام پر **مدنی انعامات کا رِسالہ** جمع کروانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دور میں نیکیاں

کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شَرِیعَت و طَرِیْقَت کا جامِع مجموعہ 72 **مَدَنی اِنْعَامَات** بَصُورَتِ سوالات (Questions) عَطا فرمایا ہے۔ چُنَانْچِہ اپنی اِصْلَاح کے لیے خود بھی ان **مَدَنی اِنْعَامَات** پر عَمَل کیجئے اور انفرادی کوشش کرنے والے مدنی انعام پر عَمَل کے ذریعے ہر ماہ **مَدَنی اِنْعَامَات** کے کم اَز کم 26 **رسائل** تقسیم کر کے وُصُول فرمانے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہْن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵۶/۱) مدنی انعامات کا بغور مُطالَعَہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل اپنا مُحاسبہ کرنے اور مرنے سے پہلے **موت اور قبر کی تیاری** کرنے کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے، ایمان کی حِفاظت اور قبر و حشر کی تیاری کرنے کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نیک اعمال کی رغبت اور فکرِ آخرت کس قدر نصیب ہوتی ہے، آیئے! آیئے اس سے متعلق ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

ولی سے نسبت کی بَرَکت

بلال نگر (ضلع ننکانہ، پنجاب پاکستان) میں مقیم ایک اسلامی بہن کے مکتوب کا خلاصہ ہے: ہمارے گھر کے کل 9 افراد تھے، دادا جان کے علاوہ باقی تمام افراد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید تھے۔ جب ہمارے دادا جان نے اپنے بچوں پر دعوتِ اسلامی کا چڑھتا ہوا مَدَنی رنگ ملاحظہ فرمایا تو وہ خود بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو گئے۔ مرید ہونے کی بَرَکت سے ان کی زندگی یکسر بدل کر رہ گئی۔ داڑھی تو پہلے سے ہی تھی اب تو عمامہ بھی سج گیا بلکہ وصیّت بھی کی کہ

میرے مرنے کے بعد بھی مجھے باعمامہ دفنایا جائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستگی نے ان کی زندگی میں مَدَنی رنگ بھر دیا، وہ فرائض کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضو، اشراق و چاشت، اوّابین اور صلوٰۃُ التوبہ باقاعدگی سے پڑھنے لگے نیز نفل روزے اور شجرہ شریف کے اَوراد و وظائف اور درود شریف پڑھنے کا بھی معمول بن گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فکرِ آخرت سے متعلق رسائل مثلاً ''قیامت کا امتحان، مردے کے صدمے، قبر کی پہلی رات، بادشاہوں کی ہڈیاں'' نہایت ہی اہتمام کے ساتھ سنتے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے ایمان کی سلامتی کی دعائیں مانگتے تھے۔ رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اسی کیفیت میں ان کے نہایت خوشگوار دن گزرتے رہے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۸ھ کا بابرکت مہینہ اپنے دامن میں بے پایاں رحمتیں اور برکتیں لئے ہمارے درمیان آپہنچا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے پہلے رجب اور شعبان کے روزے بھی دادا جان نے ہمارے ساتھ رکھے اور اس مبارک ماہ کے روزے بھی باقاعدگی سے رکھتے رہے۔ اس دوران اکثر وہ ہم سے پوچھتے کہ کیا جو رمضان میں فوت ہوتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے؟ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو عصر کی نماز پڑھی اور لیٹ گئے، اس دن وہ بالکل تندرست تھے اور ان کو کسی قسم کی بیماری نہیں تھی۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے اور ایک دم ان کی طبیعت خراب ہوگئی، ہم بھاگ کر ان کے پاس گئے انہیں سہارا دے کر سیدھا لٹا دیا، اس وقت ان کا جسم بالکل سخت اور ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر سب بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنے لگے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم 5 یا 6 منٹ بعد انہوں نے جُھرجُھری لی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کا جسم پہلے کی طرح نرم ہوگیا، ہم انہیں دبانے لگے تو کہا میرا جسم بالکل ٹھیک ہے، درد نہیں کر رہا بس میرا دل گھبرا رہا ہے۔ مسلسل یہی کہے جا رہے تھے کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ ہم نے کہا دادا جی! آپ روزہ توڑ دیں (کیونکہ ہم ان کی حالت دیکھ چکے تھے) لیکن وہ کہنے لگے نہیں نہیں میں روزہ نہیں توڑوں گا۔ خیر تھوڑی دیر بعد افطار کا وقت بھی ہوگیا، پھر انہوں نے روزہ کھولا، پانی پیا اور تھوڑا سا پھل

بھی کھایا اس کے بعد پھر لیٹ گئے ، اسی دوران ان کی حالت مزید خراب ہوگئی اور مغرب کے 3 فرض لیٹے لیٹے ہی ادا کیے۔ ہم سب اس بات پر حیران تھے کہ اتنی خراب حالت کے باوجود وہ ہر آنے والے کو پہچان لیتے اور اسکی بات بھی سن لیتے تھے۔ اس دوران ان کی زبان سے کوئی فضول شکوہ وشکایت کی بات نہ نکلی بلکہ بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھتے رہے ، ان کے ساتھ سب گھر والے بھی مسلسل بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھ رہے تھے۔ ہمارے داداجان نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بلند آواز سے کلمہ شریف لَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھا اور اسی طرح کلمہ پڑھتے پڑھتے عشاء کی اذان سے کچھ دیر پہلے اس دارِ ناپائیدار سے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موند لیں۔ جو بھی ان کی قابلِ رشک موت کے متعلق سنتا ، عَش عَش کر اُٹھتا ، اگلے دن 27 رمضانُ المبارک کو بعدِ نمازِ ظہر داداجان کی تکفین و تدفین کی گئی ، حسبِ وصیت سرپر عمامہ شریف بھی سجایا گیا ، شجرہ شریف ، عہد نامہ ، نقشِ نعلِ پاک وغیرہ تبرکات ان کی قبر میں رکھے گئے۔ ان کی تدفین کے اگلے روز ہی ان کے پوتے نے جو کہ اُس وقت اعتکاف میں موجود تھے ، خواب میں دادا جان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا اسکے علاوہ میری بڑی بہن (یعنی ان کی پوتی) کو بھی کئی مرتبہ خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ، روشن چہرے و داڑھی کے ساتھ نظر آئے ، گھر کے کئی دوسرے افراد نے بھی متعدد بار ان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا۔

ادا ہو شکر تیرا کس زباں سے مالک و مولیٰ کہ تُو نے ہاتھ میں دامن دیا عطار کا یا رَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کیلئے **موت اور قبر** کی یاد بہت ضروری ہے کیونکہ جب ان دشوار گزار گھاٹیوں کا پُر ہول منظر ہر وقت پیشِ نظر ہوگا تو ان سے بچنے کا ذہن بنے گا ، لیکن ہم ہیں کہ اپنی قبر کو یکسر بُھولے ہوئے ہیں ، روز بروز لوگوں کے جنازے اٹھتے دیکھنے کے باوُجود یہ نہیں

سوچتے کہ ایک دن ہمارا جنازہ بھی اٹھ ہی جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے خاموش مبلّغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں، اُس کو کسی نے اِس طرح نظم کیا ہے:

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو! مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ آخرت کی یاد سے اپنا دل آباد رکھنے کے لئے قبرستان جانا انتہائی مفید ہے جیسا کہ خود سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبروں کی زیارت کے ذریعے ان سے عبرت اور فکرِ آخرت حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ یہ قبریں دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔** (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۵۷۱)

اہلِ قبور کی صُحبت

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قبروں کے پاس بیٹھے تھے، اس سلسلہ میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا، میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو آخِرت کی یاد دلاتے ہیں اور جب اُٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔ (اِحیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز... الخ، ۵/۲۳۷)

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فکرِ آخرت اور قبر کو یاد رکھنے کا نرالا انداز تھا کہ آپ نے اپنے گھر میں ایک قبر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں کچھ سختی پاتے تو اُس کے اندر لیٹ جاتے اور جتنی دیر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا اُس میں ٹھہرے رہتے۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰،۹۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے میرے ربّ مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں، اُس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر اپنے نفس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، اے ربیع! اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے بس اچھے عمل کر۔

(اِحیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز...الخ، ۲۳۸/۵ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنے آپ کو مُخاطب فرماتے ہوئے یہ کہنا کہ "اے ربیع! اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے" یہ صرف اور صرف اپنے نفس کی اصلاح کے لئے تھا کہ اے ربیع تُو یہ سمجھ کہ زندگی کے باقی ایّام کی صورت میں تجھے یہ موقع نصیب ہو رہا ہے کہ تو اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کے ذریعے اپنی قبر و آخرت کو سنوار لے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ موت سے ہمکنار ہونے اور قبر کی آغوش میں سونے کے بعد کسی شخص کو نیک کام کرنے اور اپنی قبر و آخرت بہتر بنانے کا موقع نہیں دیا جائے گا جیسا کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان والوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۱۱﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رَبّ تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ۲۸، المنافقون: ۱۱،۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد انسان کو دنیا میں نیک کام نہ کرنے پر حسرت ہوگی اور نیک کام کی مہلت مانگنے کے باوجود اسے مہلت نہ دی جائے گی، لہٰذا عقلمند شخص وہی ہے جو جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنا دنیا کے لئے اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے، اتنا قبر و آخرت کی تیاری کے لئے مشغول رہے نیز قبر و آخرت کے عذاب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنازے میں گئے۔ نبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی آپ آسمان کی طرف دیکھتے کبھی زمین کی طرف، آپ نے 3 مرتبہ اسی طرح نظریں اُٹھا کر جھکائیں اور پھر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (المستدرک، کتاب الایمان، باب مجیء ملک الموت عند قبض الروح...الخ، ۱/۱۹۹، حدیث: ۱۱۴، ملتقطاً)

براءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدْقے میں کر فضل و کرم مولیٰ
گُنہ کرتے ہوئے گر مَر گیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ قبر و حشر میں عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے نجات دلانے والے اعمال بھی کرتے رہنا چاہئیں۔ آیئے اس بارے میں 2 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں۔

قبْر میں مدد کرنے والے اعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب (مومن) مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو (عذاب کی روک تھام کے لئے) نماز اس کے سر کی جانب، زکوٰۃ دائیں جانب، روزہ بائیں جانب، صدقہ، صلہ رحمی اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا پاؤں کی جانب سے آجاتے ہیں۔ پس جب

www.dawateislami.net

عذاب اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، اگر دائیں جانب سے آئے تو زکوۃ کہتی ہے میری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں، اگر عذاب بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے میرے یہاں سے بھی کوئی راستہ نہیں، اگر عذاب پاؤں کی جانب سے آئے یہ تو صدقہ (اور دوسرے نیک اعمال) کہتے ہیں ہماری طرف سے بھی داخلے کا کوئی راستہ نہیں۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب الصبر والبکاء والنیاحۃ، ۳/۳۷۶، حدیث: ۶۷۳۲)

اسی طرح ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس (30) آیتوں پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور یہ سُوْرَۃُ الْمُلْکُ ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، ۴/۴۰۸، حدیث: ۲۹۰۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مدنی انعامات پر عمل کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول، اِس فضیلت کو پانے کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے، کیونکہ سُورۂ مُلک کی تلاوت روزانہ کے مدنی انعامات میں بھی شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ

ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمَضان المبارک** کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارَک** کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادَت ہے اور **مُعتکِف** کی تو کیا بات ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمَّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **دورانِ اِعتکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے

مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزْکم زندَگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعْتِکاف کر ہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت ،**امیرِ اہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی **معتکف** ہوں گے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اعتکاف** میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ **امیرِ اہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک صحبت ملتی ہے،عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دِیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی اور شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے متعلقہ شہر کے ذمہ داران سے اس کی **معلومات** حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص،639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش **200 ممالک** میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے **کم وبیش 103 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت **ملک** و **بیرونِ ملک 481 جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **34879** (چونتیس ہزار آٹھ سو اُناسی) **طلبہ وطالبات** درسِ نظامی کر رہی ہیں۔ اِسی طرح **ملک** و **بیرونِ ملک 2585** (دو ہزار پانچ سو پچاسی) **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات جزوقتی، کل وقتی رہائشی) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **121971** (ایک لاکھ اِکیس ہزار نو سو اِکہتّر) **مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں**، **فی سبیل اللّٰہ** حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ **مساجد کی تعمیر** کے لئے دعوتِ اسلامی کی "**مجلس خدام المساجد**" مصروفِ عمل ہے۔ اس مجلس کی کوششوں سے **ملک** و **بیرونِ ملک** تقریباً **2000** (دو ہزار) مساجد بنائی جاچکی ہیں جبکہ تادمِ تحریر صرف پاکستان میں **کم وبیش 510 مساجد زیرِ تعمیر** ہیں۔ **خصوصی اسلامی بھائیوں** (یعنی گُونگے، بہرے اور نابینا) اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، وقتاً فوقتاً گونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے مدنی قافلے بھی ایک شہر سے دُوسرے شہر میں سفر کرتے رہتے ہیں، مختلف کورسز بھی کروائے جاتے ہیں،

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے **زکوٰۃ، صدقات، مدنی عطیات** دینے کے ساتھ ساتھ

اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔

فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے**، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔** اجتماع کے اِختتام پر مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی موجود ہوں گے، ہوسکے تو ہاتھوں ہاتھ جتنا ممکن ہو، ہم بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں، اگر بعد میں مدنی عطیات جمع کروانے کا ذہن ہو تو ذِمہ داران کو اپنا نام، رابطہ نمبر اور نیّتیں لکھوا دیجئے تاکہ بعد میں آپ سے رابطہ کیا جاسکے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیئے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، سُبْحَانَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اِس بار **15 شعبان کا روزہ جمعۃ المبارک** کے دن ہوگا، آیئے! **جمعہ** کے دن اور بالخصوص **15 شعبان المعظم** کے روزے کی فضیلت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور **دن میں روزہ رکھو**۔ بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

www.dawateislami.net

جُمُعہ کے روزوں کے 3 فضائل

(1) حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے، سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا، اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہَر سے۔(مَجمَعُ الزَّوائِد ج۳ ص452 حدیث5204)

(2) حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے (یعنی بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جنّت میں) موتی اور یاقوت و زَبَرجَد کا مَحَل بنائے گا اور اُس کیلئے دوزخ سے بَراءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔(شُعَبُ الایمان ج۳ ص397 حدیث3873)

(3) حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی رِوایَت میں ہے، جو اِن 3 دِنوں کے روزے رکھے پھر جُمُعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گُناہ کئے ہیں، بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائیگا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(اَلمُعجَمُ الکَبِیر ج12 ص266 حدیث13308)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے موت و قبر کی تیاری کے بارے میں سُنا کہ انسان کو چاہئے کہ اپنی زندگی ہی میں نیک اعمال کر کے اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے میں مصروف رہے اور فانی دُنیا کی رنگینوں سے دل نہ بہلائے، خدانخواستہ اگر نیک اعمال سے محرومی رہی اور موت آگئی تو گُناہگار مردے کے ساتھ قبر انتہائی بھیانک سلوک کرتی ہے جیسا کہ ہم نے حکایت میں سُنا کہ گُناہگار مردے کا کفن پھاڑ کر قبر اس کے جوڑ جوڑ کو اُکھیڑ دیتی ہے اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے

کر دیتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ گُناہوں سے دُور رہیں کیونکہ گُناہ بسااوقات موت کے وقت ایمان جیسی نعمت چھن جانے کا بھی سبب بنتے ہیں، خدانخواستہ اگر کوئی شخص نماز میں سُستی، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی یا پھر مسلمانوں کو بِلاعذرِ شرعی تکلیف دینے جیسی بُری عادت میں مبتلا ہے تو فوراً سچی توبہ کرے کہ ان گُناہوں کو تو خصوصیت کے ساتھ علمائے کرام نے ایمان چھن جانے کے اسباب میں شمار فرمایا ہے۔ اسی طرح چغلی اور حسد بھی ایمان کو برباد کرنے کا سبب بن سکتے ہیں، لہٰذا ہمیں ان سے بھی اور دوسرے تمام گناہوں سے بھی بچتے ہوئے نیکیوں ہی کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ **موت اور قبر** کے معاملات میں آسانی ہو، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ اور خود ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبر کی تیاری کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے محبوب بندوں کے صدقے موت اور قبر و حشر کے تمام معاملات میں ثابت قدمی نصیب فرمائے اور دُنیا سے ایمان سلامت لے جانا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو(2) عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے

---

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 14 شعبان المعظم 1438ھ 11 مئی 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **13 مئی** بعد نمازِ عشاء تقریباً **09:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

فیضان رمضان: شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "**فیضانِ رمضان**" میں **فضائلِ رمضان شریف، روزے کے احکام ومسائل، تراویح پڑھنے کا طریقہ، لیلۃُ القدر کی فضیلت اور اس کی نشانیاں، اعتکاف کے فضائل ومسائل، عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کا سنت طریقہ اور نفل روزوں کے فضائل ومسائل** کے علاوہ بہت سی مفید حکایات بھی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے خریدنے اور مطالعہ کرنے کی ترغیب دلایئے۔ یہ کتاب بھی دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ (اگر الگ سے "**فیضانِ رمضان**" نہ مل سکے تو "**فیضانِ سنّت**" حاصل کر لیجئے، یضانِ رمضان، فیضانِ سنت کا ایک باب ہے) ماہِ رمضان کی برکتوں سے مالامال ہونے کے لیے اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے تقسیم بھی کیجئے۔**

الحمد للہ عزّوجل! مجلسِ تراجم کی طرف سے "فیضانِ رمضان" کا 5 زبانوں مثلاً "عربی، انگلش، ، سندھی، ہندی اور بنگالی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔"**فیضانِ رمضان**" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

کتاب "توبہ کی روایات و حکایات: توبہ کی اہمیت، فضائل، شرائط، توبہ کی راہ میں حائل رُکاوٹوں اور توبہ کرنے والوں کے واقعات پر مشتمل انمول کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے (□) توبہ کے فضائل (□) توبہ کرنے والا

رحمتِ الٰہی کا مستحق ہوتا ہے(□) سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ (□)توبہ کی قبولیّت کیسے معلوم ہو؟(□)توبہ پر استقامت کیسے مل سکتی ہے؟(□) تجدیدِ ایمان کا طریقہ اور توبہ سے متعلق کئی واقعات۔۔۔45روپے ہدیہ

رسالہ "**فیضان مفتی احمد یار خان نعیمی**"اس رسالے میں(□)آپ کی ولادت اور سلسلۂ نسب(□)مفتی صاحب کی مسجد سے محبت(□)مفتی صاحب کے دن رات کا جدول کیا ہوتا تھا؟(□)مفتی صاحب کا عشقِ رسول(□)مفتی صاحب کی تلاوتِ قرآن سے محبت(□)حکیم الامت کالقب کیسے ملا؟(□)15روپے ہدیہ

مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ

توجہ فرمائیں!!(ہفتہ واراجتماع میں تعویذاتِ عطاریہ کابستہ موجود ہونے کی صورت میں شرکائے اجتماع کو تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے کی ترغیب دِلائی جائے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی دکھیاری امت کی غمخواری کے لیے مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں بستے قائم ہیں، جہاں فی سبیل اللہ تعویذاتِ عطاریہ دیے جاتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک(By Post) تعویذاتِ عطاریہ منگوانے کے لیے اس ایڈریس پر رابطہ کیجئے: **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی**

جو عاشقانِ رسول، امیر اہلسنّت سے بیعت / طالب ہونے کی خواہش رکھتے ہیں، تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر یا کسی ذِمہ دار کو اپنا نام لکھوا دیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید یا طالب ہونے کے لئے اب **Sms کے ذریعے** بھی اپنے عزیزو اقارب اور جاننے والوں کو **سلسلہ قادِریہ رضویہ عطاریہ** میں **بیعت** بھی کروایا جاسکتا ہے، ممکنہ صورت میں بیعت نامہ بھی بذریعہ ڈاک(By Post) بھیجا جائے گا۔ جو طالب ہونا چاہیں وہ "**طالب**" ضرور لکھیں۔Sms کے لیے نمبر:0321-2626112۔ای میل ایڈریس:attar@dawateislami.net

استخارہ کروانے کے لئے رابطہ نمبر **0213-4858711** (**یادرہے**: پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تحت اس نمبر کے علاوہ کسی اور نمبر پر استخارہ نہیں کیاجاتا)

جامعۃ المدینہ میں داخلے

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علماء اور مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے

ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم و عالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم و عالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں،

داخلوں کی آخری تاریخ: 10 شوال المکرم (5 جون 2017ء) اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **پیر شریف کو دن 9 تا 1** رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔ (صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net :-------- jamiapak@dawaeislami.net

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
11 مئی 2017ء	شعبان کی 15 ویں شب کے متعلق 4 رِوایات (آقا کا مہینا، ص 9 تا 12)	سخت خطرے کے وقت کی دُعا (مدنی پنج سورہ ص 221)	
18 مئی 2017ء	مسجد کے متعلق 19 مدنی پھول (فیضانِ سنت ص 1202)	زبان کی لُکنت کی دُعا (مدنی پنج سورہ ص 221)	